ختم نبوت

کورس

موضوع

عقیدہ ختم نبوت

سبق نمبر 22

عنوان

مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کی مزید تین وجوہات

انوارِ ختم نبوت ٹرسٹ پاکستان

زیرِ نگرانی

انٹرنیشنل ختم نبوۃ موومنٹ پاکستان

سبق نمبر 22 کا خلاصہ:

اس سبق میں پڑھیں گے:

(1) مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کی تین دلائل۔

(2) قرآن کی رُو سے گالی دینا و مرزا کے فتووں رُو سے کیسا ہے؟

(3) مرزا قادیانی نے امت مسلمہ کے علماء صوفیاء بلکہ تمام امت مسلمہ کو گالیاں دیں، جبکہ یہ نبی تو درکنار کسی شریف آدمی کی شان کے لائق بھی نہیں، پھر ادھر ہی بس نہیں، دوسرے مذاہب والوں کو بھی گالیاں دیں۔

(4) مرزا کے جھوٹا ہونے کی تیسری دلیل شعروشاعری، اس کی شاعری کے چند نمونے۔

(5) کذب مرزا کی چوتھی دلیل مختلف زبانوں میں نزولِ وحی کا دعویٰ جو کہ ضابطہ ؟ قرآن کے خلاف ہے۔

مرزا کی تہذیب وشرافت:

مرزا کی گالیوں کے مطالعہ سے پہلے گالیوں سے متعلق اس کے اپنے چند فتاویٰ لکھے جاتے ہیں جن میں خود مرزا قادیانی نے گالی دینے کی سخت مذمت کی ہے:

1۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔

(کشتی نوح: صفحہ 11۔ روحانی خزائن: جلد 19، صفحہ 11)

2۔ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔ (اربعین: صفحہ 4۔ روحانی خزائن: جلد 17، صفحہ 426)

3) گالیاں سن کر دعا دو، بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔

(اربعین: صفحہ 5۔ روحانی خزائن: جلد 17، صفحہ 471)

4)۔ گالیاں سن کر دعا دو، پا کے دکھ آرام دو... کبر کی عادت جو دیکھو، تم دکھاؤ انکسار۔

(براہین احمدیہ: حصہ پنجم، صفحہ 114۔ روحانی خزائن: جلد 21، صفحہ 144)

5)۔ یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رزیلہ میں گرفتار ہو اور درشت بات کا ذرا بھی متحمل نہ ہو سکے اور جو امام زمان کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ

ادنیٰ ادنیٰ بات میں منہ میں جھاگ آتا ہے آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں وہ کسی طرح امام زمان نہیں ہوسکتا۔لہٰذا اس پر آیت ''اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ'' کا پورے طور پر صادق آجانا ضروری ہے۔

(ضرورۃ الامام: صفحہ 8۔روحانی خزائن: جلد 13، صفحہ 478)

مرزا قادیانی کی گالیوں کے چند نمونے

اب مرزا قادیانی کی گالیوں کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ عام مسلمانوں کے متعلق:

تِلْكَ كُتُبٌ يَّنْظُرُ اِلَيْهَا كُلُّ مُسْلِمٍ بِعَيْنِ الْمَحَبَّةِ وَالْمُوَدَّةِ وَ يَنْتَفِعُ مِن مَّعَارِفِهَا وَ يَقْبَلُنِيْ وَ يُصَدِّقُ دَعْوَتِيْ اِلَّا ذُرِّيَّةَ الْبَغَايَا الَّذِيْنَ خَتَمَ اللهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَايَقْبَلُوْنَ۔

ترجمہ: میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور ان کے علوم سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میرے دعوی کی تصدیق کرتا ہے مگر کنجریوں کی اولاد، جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگادی ہے پس وہ قبول نہیں کرتے۔

(آئینہ کمالات اسلام: صفحہ 547، 548۔روحانی خزائن: جلد 5، صفحہ 547، 548)

2۔ مولوی سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق:

وَ مِنَ اللِّئَامِ اَرٰی رُجُيْلًا فَاسِقًا غَوْلًا لَعِيْنًا نُطْفَةَ السُّفَهَاءِ۔

ترجمہ: اور لئیموں میں سے ایک فاسق معمولی آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے، سفیہوں کا نطفہ ہے۔

شَكِسٌ خَبِيْثٌ مُفْسِدٌ وَ مُزَوِّرٌ نَحْسٌ يُسَمَّى السَّعْدُ فِي الْجُهَلَاءِ۔

ترجمہ: بد گوئی اور خبیث اور مفسد اور جھوٹ کو ملمع کر کے دکھانے والا منحوس ہے جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے۔

آذَيْتَنِيْ خُبْثًا فَلَسْتَ بِصَادِقٍ اِنْ لَّمْ تَمُتْ بِالْخِزْيِ يَا ابْنَ بَغَاءٍ۔

ترجمہ: تو نے اپنی خباثت سے مجھے بہت دکھ دیا ہے پس میں سچا نہیں ہوں گا اگر ذلت کے ساتھ تیری موت نہ ہوا ے نسل بدکاراں۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی: صفحہ 14، 15۔ روحانی خزائن: جلد 22، صفحہ 445-446۔
انجام آتھم: صفحہ 281، 282۔ روحانی خزائن: جلد 11، صفحہ 281، 282)

نوٹ: بَغَایَا، بَغِیٌّ کی جمع ہے جس کا معنی ہے بدکار عورت۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: وَمَا کَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا۔ (الصحاح للجوہری المتوفی 398ھ) اور بَاغِیٌّ جس کا معنی سرکش ہے اس کی جمع بُغَاةٌ ہے۔ (القاموس المحیط للفیروز آبادی۔ المتوفی 817ء)

فائدہ: ذُرِّیَّۃُ الْبَغَایَا کا خود مرزا قادیانی نے خراب عورتوں کی نسل، بازاری عورتیں اور کنجریوں کا بیٹا کیا ہے۔

(نور الحق: حصہ اول، صفحہ 123۔ روحانی خزائن: جلد 8، صفحہ 163۔ انجام آتھم: صفحہ 282۔
روحانی خزائن: جلد 11، صفحہ 282۔ خطبہ الہامیہ: صفحہ 17۔ روحانی خزائن: جلد 16، صفحہ 49)

3۔ مولانا عبدالحق غزنویؒ کے متعلق:

مگر اس کی بدبختی سے وہ دعویٰ بھی باطل نکلا اور اب تک اس کی عورت کے پیٹ میں سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا۔ (ضمیمہ انجام آتھم: صفحہ 33۔ روحانی خزائن: جلد 11، صفحہ 317)

4۔ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے متعلق:

وَ اٰخِرُهُمُ الشَّيْطٰنُ الْاَعْمٰى وَ الْغَوْلُ الْاَغْوٰى يُقَالُ لَهٗ رَشِيْدُ نِ الْجَنْجُوْهِيْ وَهُوَ شَقِيٌّ كَالْاَمْرُوْهِيْ وَمِنَ الْمَلْعُوْنِيْنَ۔

(انجام آتھم: صفحہ 252۔ روحانی خزائن: جلد 11، صفحہ 340)

ترجمہ: اور ان میں سے دوسرا اندھا شیطان ہے اور گمراہ کرنے والا دیو ہے جسے رشید گنگوہی کہا جاتا ہے۔ اور وہ امروہی کی طرح بدبخت اور ملعون ہے۔

5۔ مولانا محمد حسین بٹالوی اور سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق:

اس جگہ فرعون سے مراد محمد حسین بطالوی ہے اور ہامان سے مراد نومسلم سعد اللہ ہے۔
(ضمیمہ انجام آتھم: صفحہ 56۔ روحانی خزائن: جلد 11، صفحہ 340)

عمومی گالیاں

6۔ اے بدذات فرقہ مولویاں! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے، کب وہ وقت آئے گا کہ تم

یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے اے ظالم مولویو! تم پر افسوس! کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔ (انجام آتھم: صفحہ 19۔ برحاشیہ روحانی خزائن حاشیہ: جلد 11، صفحہ 21)

7۔ مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے ہرگز نہیں کیونکہ یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم: صفحہ 25۔ روحانی خزائن: جلد 11، صفحہ 309)

8۔ بعض جاہل سجادہ نشین اور فقیری اور مولویت کے شتر مرغ الہام کے معارف کو سنتے ہی جلد بول اٹھتے ہیں یہ بھی حقیقت نہیں یہ تو ہمارے ادنی مریدوں کو بھی ہوا کرتا ہے۔
(ضمیمہ انجام آتھم: صفحہ 18۔ روحانی خزائن: جلد 11، صفحہ 302)

اِنَّ الْعِدَا صَارُوْا خَنَازِیْرَ الْفَلَا وَ نِسَائُهُمْ مِنْ دُوْنِهِنَّ الْاَ؟كْلُبُ۔
(نجم الہدیٰ: صفحہ 53۔ روحانی خزائن: جلد 14، صفحہ 53)

ترجمہ: دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اوران کی عورتیں کتوں سے بڑھ گئی ہیں۔

10۔ اب جو شخص... زبان درازی سے باز نہیں آئے گا اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔
(انوار الاسلام: صفحہ 30۔ روحانی خزائن: جلد 9، صفحہ 31)

تنبیہ

مرزائی اگر مرزا قادیانی کے جھوٹوں کے جواب میں یہ کہیں کہ العیاذ باللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی تین جھوٹ بولے تھے۔ جیسا کہ بخاری شریف میں ہے تو مرزا قادیانی کے جھوٹ بھی اسی طرح کے ہیں تو اس کے دو جواب ہیں:

1۔ جو جھوٹ ہم نے مرزا قادیانی کے پیش کئے ہیں وہ واقعتاً جھوٹ ہیں جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کلام تو توریہ اور تحریف کے طور پر ہے وہ حقیقت میں جھوٹ نہیں ہے، سمجھنے والوں کی غلطی ہے۔ ورنہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو کلام کیا ہے وہ مبنی بر حقیقت ہے۔ جیسا کہ شراح حدیث نے اس کی وضاحت کردی۔

2۔ مرزا قادیانی نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے متعلق اس روایت کی رُو سے جھوٹ کا الزام لگانے والوں کو خبیث، شیطان اور پلید مادہ والا کہا ہے۔ اس نے لکھا:

حضرت ابراہیم کی نسبت یہ تحریر شائع کرے کہ مجھے جس قدر ان پر بدگمانی ہے اس کی وجہ ان کی دروغ گوئی ہے تو ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی فطرت ان پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام:صفحہ 598۔روحانی خزائن: جلد5،صفحہ 598)

3۔ مرزا قادیانی نے اپنے بارے میں لکھا ہے:

فَلَاتَقِیْسُوْنِیْ عَلٰی اَحَدٍ وَّلَایَقِیْسُوْا عَلٰی اَحَدٍ مِّنْہُ۔ میرا موازنہ کسی سے مت کرو اور نہ ہی کسی کا مجھ سے کرو۔ یعنی مجھے کسی پر بھی قیاس نہ کرو اور نہ ہی کسی کو مجھ پر قیاس کرو... لہٰذا مرزائی حضرات کو کچھ تو مرزا قادیانی کی ماننی چاہیے۔

مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کی تیسری دلیل

مرزا کی شاعری:

مرزا نے اپنی صداقت میں قصیدہ اعجازیہ پیش کیا۔ اس کے علاوہ مرزا کا اور بھی کافی منظوم کلام موجود ہے جس کو ''درثمین'' عربی اردو اور فارسی تین حصوں میں علیحدہ علیحدہ جمع کیا گیا ہے۔ حالانکہ شعر نبی کے لائق نہیں بلکہ نبی کے لیے تہمت ہے اور کفار نابکار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ تہمت لگائی:

''وَیَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْا اٰلِھَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ'' (الصف:36)

ترجمہ: اور کہا کرتے تھے کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعر دیوانہ کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

اور خدا تعالیٰ نے اس کا جواب دیا:

وَمَا عَلَّمْنٰہُ الشِّعْرَ وَ مَایَنْبَغِیْ لَہٗ۔ (یٰس:69)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو شاعری کا علم نہیں دیا اور وہ آپ کے شایان شان بھی نہیں۔

مرزا قادیانی چونکہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل اور بروز ہونے کا مدعی ہے، لہٰذا اس کو بھی شعر کہنا زیب نہیں دیتا... مرزا کو کیا معلوم تھا کہ جس شاعری کو وہ اپنا کمال سمجھ رہا ہے وہی اس کے جھوٹے ہونے کا کھلا نشان بن جائے گا۔ باقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو موزوں کلام منقول ہے

وہ شعر نہیں ہے، وہ کلام اتفاقاً موزوں ہوگیا، جیسے:

هَلْ ا؟نْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللهِ مَالَقِيْتِ

(صحیح البخاری: کتاب الجہاد والسیر ، کتاب الا؟ دب، باب مایجوز من الشعر والرجز، حدیث نمبر 6146)

یا جیسے

اَللّٰهُمَّ لَاعَيْشَ اِلَّا عَيْشَ الْاٰخِرَهْ فَاغْفِرِ الْا؟نْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

(صحیح البخاری: کتاب الرقاق، باب الصحۃ والفراغ، لَاعَیْشَ اِلَّا عَیْشَ الْاٰخِرَۃْ، حدیث نمبر 6414)

یہ اصطلاحاً شعر نہیں ہیں۔ شعر کی تعریف یہ ہے:

هُوَ كَلَامٌ مَوْزُوْنٌ يُقْصَدُ بِهٖ۔ یعنی شعر میں قصد اور ارادہ شرط ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو بلا ارادہ وبلا قصد کلام موزوں ہوجائے اس کو شعر نہیں کہتے۔

علاوہ ازیں مرزا قادیانی نے اپنے اس قصیدے کو اعجاز یہ کہا، کہ اس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ مگر مولوی منت اللہ مونگیری نے اس قصیدے کا جواب لکھ کر اس کے اعجاز کو خاک میں ملا دیا تھا۔۔۔ اور پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ نے بھی اس قصیدہ کی اغلاط اور چوریاں بیان کیں تھیں لیکن اگر اس کا مقابلہ بالفرض کوئی بھی نہ کرسکتا تو پھر بھی ہم کہتے ہیں کہ وہ بجائے خود مرزا قادیانی کے کذاب ہونے کی کھلی نشانی تھی۔ جو چیز اصل (حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) میں ہونا عیب ہو، وہ خودساختہ بروز (مرزا غلام اے) میں ہونا کمال کیسے ہوسکتی ہے؟ فافہم وتدبر

عشقیہ شاعری:

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مرزا سلطان احمد صاحب سے مجھے حضرت مسیح موعود کی ایک شعروں کی کاپی ملی ہے جو بہت پرانی معلوم ہوتی ہے غالباً نوجوان کا کلام ہے۔ حضرت صاحب کے اپنے خط میں ہے، اسے میں پہچانتا ہوں بعض بعض شعر بطور نمونہ درج ذیل ہیں۔

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے

کچھ مزا پایا میرے دل! ابھی کچھ پاؤ گے تم بھی کہتے تھے کہ الفت میں مزا ہوتا ہے

ہائے کیوں ہجر کے الم میں پڑے مفت بیٹھے بیٹھائے غم میں پڑے

اس کے جانے سے صبر دل سے گیا ہوش بھی ورطہ عدم میں پڑے

سبب کوئی خداوندا بنا دے — کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے
کرم فرما کے آ ؤ میرے جانی — بہت روئے ہیں اب ہم کو ہنسا دے
کبھی نکلے گا آخر تنگ ہو کر — دلا اک بار شور و غل مچا دے
نہ سر کی ہوش ہے تم کو نہ پا کی — سمجھ ایسی ہوئی قدرت خدا کی
میرے بت اب سے پردہ میں رہو تم — کہ کافر ہو گئی خلقت خدا کی
نہیں منظور تھی گر تم کو الفت — تو یہ مجھ کو بھی جتلایا تو ہوتا
مری دلسوزیوں سے بے خبر ہو — مرا کچھ بھید بھی پایا تو ہوتا
دل اپنا اس کو دوں یا ہوش یا جاں — کوئی ایک حکم فرمایا ہوتا

(سیرت المہدی: حصہ اول، صفحہ 232، 233، روایت نمبر 228، طبع جدید 2008ء صفحہ 213)

کذب مرزا کی چوتھی دلیل

مختلف زبانوں میں وحی:

قرآن مجید کا اصول:

قرآن مجید میں ہے:

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ۔ (ابراهیم: 4)

ترجمہ: ’’اور ہم نے جب بھی کوئی رسول بھیجا، خود اس کی قوم کی زبان میں بھیجا، تا کہ وہ ان کے سامنے حق کو اچھی طرح واضح کر سکے۔

اور یہ اصول حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد ﷺ تک قائم رہا۔

اب سوچیے اگر مرزا خدا کا نبی تھا تو اس کی وحی بھی اس کی قوم کی زبان کے مطابق صرف پنجابی میں ہونی چاہیے تھی... مگر مرزائیوں کے قرآن (تذکرہ) کے اندر جو وحی مذکور ہے اس میں تقریباً دس زبانیں ہیں یہ ’’تعدد السنہ‘‘ (متعدد زبانیں) ہی مرزا کے کذاب ہونے کی واضح دلیل ہے۔ اس کے علاوہ مرزا قادیانی پر بعض ایسی زبانوں میں بھی وحی ہوئی جن کو وہ خود بھی نہ جانتا تھا اور اپنی وحیوں کے ترجمے دوسروں سے سمجھتا تھا... یہ بھی اس کے جھوٹا ہونے کی واضح

دلیل ہے۔ (دیکھیے مکتوبات احمدیہ: جلد اوّل، صفحہ 583۔مکتوب نمبر 36 بنام میر عباس علی شاہ)

مرزائیو! کوئی نبی ایسا بتاؤ جس کے پر دو تین زبانوں میں وحی آئی ہو اور کوئی ایسا نبی بتاؤ جو اپنی وحی کا ترجمہ نہ جانتا ہو۔

مرزائی عذر نمبر 1:

یہ متعدد زبانوں کے اندر وحی ہونا مرزا قادیانی کے کمال کی دلیل ہے نہ کہ ان کے جھوٹا ہونے کی۔ جتنی زیادہ زبانوں میں وحی ہوگی وہ اس نبی کا کمال ہوگا۔

جواب:

اوّل تو قرآن کی رُو سے یہ کمال ہی نہیں ہے۔ کمال یہی ہے کہ اس کی اپنی قوم کی زبان میں وحی ہو بفرض محال اگر کمال مانیں بھی تو اس وحی کو سمجھنا بھی کمال ہے اور مرزا اپنی بعض وحیوں کو سمجھ ہی نہیں سکتا تھا بلکہ دوسرے لوگوں سے ترجمہ پوچھتا تھا اور پھر اگر یہ کمال ہے تو گویا مرزا تمام انبیاء علیہم السلام سے اس کمال میں سبقت لے گیا کیونکہ دیگر انبیاء کو تو صرف ایک ہی زبان میں وحی ہوتی تھی۔

مرزائی عذر نمبر 2:

مرزا صاحب چونکہ انٹرنیشنل نبی تھے اس لیے ان کے اوپر متعدد زبانوں میں وحی آئی۔

جواب نمبر 1:

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ انٹرنیشنل نبی تھے ان کے اوپر کیوں نہ متعدد زبانوں میں وحی آئی اور مرزا قادیانی کا دعوی ہے کہ میں ان کا ظل اور بروز ہوں تو نبی ﷺ پر اتنی زبانوں میں کیوں نہ وحی آئی؟ عجیب بات ہے کہ اصل سے ظل اور بروز بڑھ جائے۔

جواب نمبر 2:

اس وقت دنیا میں تقریباً ساڑھے چار ہزار زبانیں بولی جاتی ہیں اگر مرزا انٹرنیشنل نبی تھا تو پھر اس کو ساڑھے چار ہزار زبانوں میں وحی ہونی چاہیے تھی۔ مزید لطف کی بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی پر بعض وحی ایسی بھی آئی جو لفظاً ولغۃً ٹھیک نہ تھی کہ یہ بھی اس کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے۔

مشق سبق نمبر 22

(1) مرزا قادیانی نے کس طرح کے انسان کے بارے میں کہا ہے کہ وہ امام زمان نہیں ہوتے؟

(2) مرزا قادیانی نے خود کو نبی نہ ماننے والوں اور اس کے دعووں کو جھٹلانے والوں کو... کس کتاب میں اور کن الفاظ میں مخاطب کیا ہے؟

(3) قرآن شعر کے بارے میں کیا کہتا ہے اور شعر کسے کہتے ہیں؟ مختصراً بتائیں۔

(4) مرزا کی ناکام عشقیہ شاعری کا کوئی ایک شعر بیان کریں۔

(5) مختلف زبانوں میں نزول وحی کے متعلق قرآن کا کیا ارشاد ہے؟ اور مرزا قادیانی کو کون کون سی زبان میں نزول وحی کا دعوی ہے؟